سوال

میں جوان لڑکی ہوں اور میرا نکاح ہوچکا ہے (لکھا جاچکا ہے) میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ میرے منگیتر نے شرط رکھی تھی کہ میں سگرٹ نوشی نہ کروں، اور قسم اٹھائی کہ اگر ایسا کیا تو طلاق ایک بار میں نے بھول کر سگرٹ نوشی کرلی مجھے یہ علم نہیں کہ آیا یہ قسم اٹھانے کے بعد ہوا یا قسم سے قبل، لیکن اللہ کی قسم مجھے یہ علم نہ تھا کہ طلاق واقع ہوجائیگی میں سگرٹ نوشی پرنادم ہوں اور اللہ سے توبہ بھی کرلی ہے کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرونگی جس سے اللہ تعالی ناراض ہو، اور سگرٹ نوشی بھی نہیں کرونگی، اورالحمدللہ اب میں اس پر عمل بھی کررہی ہوں، برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

جس کسی نے بھی اپنی بیوی پر قسم اٹھائی کہ وہ سگرٹ نوشی نہ کرے وگرنہ طلاق، یا پھر یہ کہے کہ اگر تم نے سگرٹ نوشی کی تو تمہیں طلاق، تو اگر بیوی سگرٹ نوشی کرلے تو جمہور فقھاء کے ہاں اسے طلاق واقع ہوجائیگی

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ معلق طلاق ہے اگر آدمی اس سے بیوی کو دھمکانا اور خوفزدہ کرنا چاہتا ہو، اور اسے کوئی کام ترک کرنے پر ابھارنا چاہے مثلا سگرٹ نوشی نہ کرنے پر ابھارنا چاہتا ہو اور طلاق کا ارادہ نہ رکھے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی

بلکہ اگر بیوی اس کی مخالفت کرتے ہوئے وہ کام کرلے تو خاوند پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا، لیکن اگر اس نے طلاق کا ارادہ و نیت کی تو معلق کردہ کام واقع ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائیگی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور بعض اہل علم نے یہی اختیار کیا ہے

دوم:

صرف شک کی بنا پر طلاق واقع نہیں ہوجاتی بلکہ یقین ہونا ضروری ہے

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جبے نکاح کا یقین ہوجائے اور پھر طلاق میں شک ہو تو یقین شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا بلکہ یقین کو زائل کرنے کےلیے یقین کی ضرورت ہے" اھ

دیکھیں: الام (299/8).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جبے طلاق میں شک ہوجائے اس پر اس کا حکم لازم نہیں ہوتا، امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے، اور امام شافعی اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے، کیونکہ نکاح یقین کے ساتھ ثابت ہے اس لیے یہ شک کے ساتھ زائل نہیں ہوگا" انتہی بتصرف

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (423/8).

اس لیے جب آدمی کو شک پیدا ہو جائے کہ آیا اس کی بیوی کو طلاق ہو گئی ہے یا نہیں تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی

اس کی مثال یہ ہے کہ : اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا اور پھر شک ہو گیا کہ آیا شرط پوری ہوئی ہے یا نہیں ؟ تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی

کشاف القناع میں درج ہے :

"جب خاوند کو شک ہو جائے کہ اس کی بیوی کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں ؟ یا پھر طلاق کی شرط کے وجود میں شک ہو جائے تو بیوی کو طلاق نہیں ہو گی، کیونکہ نکاح تو یقین کے ساتھ ثابت ہوا ہے اور یہ شک سے زائل نہیں ہو گا" انتہی

دیکھیں : کشاف القناع (331/5).

یہ تو اس کا جواب ہے جس کے متعلق آپ نے دریافت کیا ہے، کیونکہ آپ کو یہ شک ہے کہ آیا یہ قسم کے بعد سگرٹ نوشی ہوئی یا کہ قسم سے قبل، تو اس شک سے طلاق واقع نہیں ہو گی

سوم :

ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے آپ پر احسان کرتے ہوئے آپ کو توبہ کی توفیق دیتے ہوئے حرام کردہ سگرٹ نوشی ترک کرنے کی ہمت دی، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید توفیق اور ثابت قدمی سے نوازے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

100902